98399 ـ جسمانی صحت اور مالی حالت خراب ہونے پر کچھ نصیحت درکار ہے

سوال

میں بہت زیادہ پریشان ہوں، میری صحت بہت اچھی تھی لیکن اچانك سب کچھ تبدیل ہوگیا اور اب میں مریض بن کر رہ گیا ہوں، میرے پاس کوئی کام بھی نہیں، میں اپنے والدین کی بھی بہت اچھی طرح دیکھ بھال کیا کرتا تھا، لیکن اب میں ان کو ایك روپیہ بھی نہیں بھیج سکتا، اس لیے میرے بوڑھے والدین نے روزی حاصل کرنے کے لیے کام کاج کرنا شروع کر دیا ہے!!
بھائی صاحب یقین کریں اب تو مجھے اپنی صحت کے متعلق بھی بہت خطرات و خدشات ہیں، مجھے یقین ہے کہ اب میری صحت اچھی نہیں رہی، لیکن ڈاکٹر کے پاس جانے سے قبل میری یہی دعا ہے کہ اللہ تعالی مجھے خطرناك قسم کے امراض سے محفوظ رکھے.
میں ہر چیز کھو چکا ہوں، اور بہت ہی مشکل وقت سے گزر رہا ہوں؛ برائے مہربانی مجھے کچھ اسلامی پند و نصائح کریں جو میری مشکلات حل کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں، حالانکہ میں ہمیشہ اپنے گناہوں اور غلطیوں سے استغفار کرتا رہا ہوں، اللہ آپ کو اس پند و نصائح پر جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی سائل کی ہر قسم کی بیماری دور فرمائے، اور اس کی ہر قسم کی تنگی دور کرے، اور آپ کے سارے غم و پریشانی کو خوشی و سرور میں تبدیل کر دے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائے!!

آپ نے اپنی پریشانی و غم کا مداوا اور علاج استغفار کے ساتھ کر کے بہت اچھا کیا ہے، کیونکہ کسی تنگی و پریشانی کو دور کرنے اور خیر و بھلائی لانے کے لیے استغفار سب سے عظیم سبب ہے.

جیسا کہ نوح علیہ السلام کے متعلق بیان کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو میں نے انہیں کہا تم اپنے رب سے استغفار کرو یقینا وہ بخش دینے والا ہے، اللہ تعالی تم پر آسمان سے بارش نازل فرمائیگا، اور اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد بھی فرمائیگا، اور تمہارے لیے باغات اور نہریں جاری کر دےگا نوح (10 ـ 12).

ہم آپ کو درج ذیل پند و نصائح کرتے ہیں:

پہلی نصیحت:

آپ اللہ سبحانہ و تعالی کی طرف متوجہ ہوں اور اسی کی طرف رجوع کریں، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا کریں کہ وہ آپ کی ساری تنگیاں اور پریشانیاں دور فرمائے، کیونکہ وہ اللہ اکیلا ہی اس پر قادر ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر اللہ تعالی آپ کو کوئی تکلیف دے تو وہ تکلیف اللہ کے علاوہ کوئی اور دور نہیں کر سکتا، اور اگر اللہ تعالی تمہیں کوئی خیر و بھلائی عطا کرے تو وہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے الانعام (17).

یہ بات یاد رکھیں کہ دعا کی شان بہت ہی عظیم ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ مصائب اور تنگیاں بندے اور اللہ کے مابین مناجات و تعلق قائم کرنے کا سبب بن جائے اور ہو سکتا ہے بندہ اپنے پروردگار سے مناجات میں مستغرق ہو اور اس سے انس رکھنے لگے اور اس کی مٹھاس و حلاوت پا لے اور ہر قسم کی تنگی و تکلیف کو بھول جائے، جو کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا اپنے بندے پر خفیہ لطف و کرم ہے، اور کیوں نہ ہو وہ اللہ سبحانہ و تعالی تو رحیم و ودود سبحانہ و تعالی ہے.

دوسری نصیحت:

آپ اپنے پروردگار کے ساتھ حسن ظن رکھیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہر خوبصورت و جمیل کا اہل ہے، آپ کسی شر و برائی کی توقع رکھنے اور آزمائش و ابتلاء کا انتظار کرنے کی بجائے اپنی امید کی سوچ اس طرح رکھیں کہ امید ہے اللہ تعالی آپ کے ساتھ مہربانی فرمائیگا، اور آپ کی حالت سدھار دےگا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جو وہ میرے بارہ میں گمان رکھتا ہے، جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7405) صحیح مسلم حدیث نمبر (2675) یہ الفاظ مسلم کے ہیں.

جب آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ اپنے گناہوں اور غلطیوں سے کثرت کے ساتھ استغفار کرتے ہیں، تو ہم آپ کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ جن غلطیوں اور گناہوں سے کثرت استغفار اور توبہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان میں اللہ رب العالمین کے ساتھ سوء ظن بھی شامل ہے جو کہ رحیم و ودود ہے اس کے ساتھ سوء ظن نہیں رکھنا چاہیے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس طرح کی حالت کا جو شخص شکار ہو اس کے اندر اللہ کی خلق و امر میں تقدیر کی مخالفت و ناراضگی کی ایک قسم سے باقی رہتی ہے، اور اس کی حکمت و رحمت کے متعلق وسوسوں کا شکار رہتا ہے، اس لیے بندے کو اپنے آپ سے دو چیزوں کی نفی کرنی چاہیے:

ایک تو غلط و فاسد قسم کی آراء اور دوسرا غلط و فاسد قسم کی اہواء خواہشات، اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کے علم و حکمت کے تقاضے کے مطابق اس کی حکمت و عدل ہے، نہ کہ بندے کے علم و حکمت کے تقاضے کے مطابق، اس لیے بندے کی اہواء و خواہشات اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کے مطابق ہونی چاہیں، اس لیے بندے کی خواہشات اللہ کے حکم اور حکمت کے مخالف نہ ہوں " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10 / 288).

تیسری نصیحت:

اپنی مشکلات کو دور کرنے کے لیے مادی اسباب اختیار کرنا، اس لیے آپ اس بیماری کا دوائی کے ساتھ علاج معالجہ کریں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے بیماری اور اس کا علاج بھی نازل کیا ہے، اور ہر بیماری کی دوا اور علاج بھی بنایا ہے، اس لیے تم علاج معالجہ کرو، اور کسی حرام چیز کے ساتھ علاج مت کرو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3874) علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الصحیحۃ (1633) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

آپ اپنی پریشانی ختم کرنے کے لیے اپنے آپ کو دینی اور دنیاوی مشغولیات میں مشغول کریں، اور اپنے اوقات کو فارغ رکھنے کی بجائے فائدہ مند امور میں مشغول رکھنے کی کوشش کریں، اس میں کچھ اوقات تو روزی کی تلاش کے لیے مقرر کر لیں، اور کچھ جسمانی ورزش کے لیے، اور کچھ وقت کتابوں کا مطالعہ کرنے اور علمی مجالس اور دروس میں شرکت کے لیے مقرر کر کے اوقات مشغول رکھیں.

چوتھی نصیحت:

ہم یہ کہیں گے کہ آپ روزی کے متعلق پریشان مت ہوں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آسمان و زمین بنانے سے پچاس ہزار برس قبل تقدیر لکھ دی تھی، اس لیے آپ کا ہم وغم اللہ تعالی کی تقدیر کو تبدیل نہیں کر سکتا، اور اللہ نے آپ کے مقدر میں جو لکھ دیا ہے وہ آپ کو مل کر رہےگا، صرف آپ اس کے لیے مباح سبب اختیار کریں، اور وہ

بھی جو آپ کی استطاعت میں ہوں جو سبب استطاعت میں نہیں اس کے آپ مکلف نہیں.

اور آپ ہمیشہ اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان یاد کیا کریں:

زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے داندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی کے ذمہ ہیں، وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح كتاب میں موجود ہے ھود (6).

اور ایك جگہ اس طرح فرمایا:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے، اور اسے روزی بھی اسی جگہ سے دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو، اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو ہوگا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے رہیگا، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

پانچویں نصیحت:

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے سے کم تر شخص کو دیکھیں، اس طرح آپ ذرا اپنی بصارت و بصیرت کو ان بیماروں اور زخمیوں اور اپاہچوں کی طرف دوڑائیں تا کہ آپ کو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کی قدر و احساس ہو جائے، کیونکہ اگر آپ یہ کام کریں گے تو آپ کو علم ہو گا کہ آپ کو جتنی بھی تکلیف آئے یا آئی ہے پھر بھی آپ صحت و عافیت میں ہیں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس کی جانب دیکھو جو تم سے نیچا ہے اور اسے نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے، کیونکہ اس طرح تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھو گے "

ابو معاویہ کہتے ہیں کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کی قدر کر سکو گے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (6490) صحیح مسلم حدیث نمبر (2963) یہ الفاظ مسلم کے ہیں.

چھٹی نصیحت:

ہم اپنے عزیز بھائی سے کہیں گے: میرے بھائی آپ نے اپنے والدین کی دیکھ بھال کر کے انتہائی حسن سلوك کا مظاہرہ کیا ہے، کیونکہ آپ پر ان کا یہ حق بھی تھا، اور یہ یاد رکھیں اللہ سبحانہ و تعالی احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا اور اگر آپ اپنی بیماری یا روزی کی تنگی کی بنا پر اپنے والدین کے اخراجات نہ دیں سکیں تو اس

میں آپ پر کوئی حرج نہیں، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اجروثواب نصیب فرمائیگا، اور آپ کی بیماری کے دوران بھی آپ کو ہمیشہ اجروثواب ملتا رہےگا، کیونکہ آپ صحت و تندرستی کی حالت میں جو عمل کرتے تھے بیماری کی حالت میں اس کا ثواب حاصل ہوگا.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا پھر سفر میں ہوتا ہے تو اس کے لیے اتنا اور وہی اجر لکھا جاتا ہے جو وہ صحیح اور تندرستی و مقیم ہونے کی حالت میں عمل کیا کرتا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2996).

آپ اپنی استطاعت کے مطابق اپنے والدین پر خرچ کریں اور کسی بھی نیکی کو حقیر مت جانیں، اور اگر آپ ان کو دینے کے لیے کچھ نہ پائیں تو آپ ان سے مسلسل رابطہ اور تعلق قائم رکھیں، اور ان کے حالات معلوم کرتے رہیں، اور انہیں اپنی حالت بتا کر ان سے معذرت کر لیا کریں.

اللہ تعالی آپ کے والد کے لیے آسانی پیدا فرمائیگا، اور اس کا ممد و معاون بنےگا، آپ اپنے والد کے لیے کثرت سے دعا کیا کریں.

واللہ اعلم .